صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 15

منگل 12۔اپریل 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 12۔اپریل 2016ء 4 رجب 1437 ہجری 12 شہادت 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 83

قرآن مجھ کو دے دے

ایمان مجھ کو دے دے عرفان مجھ کو دے دے
قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دے دے
دل پاک کر دے میرا دنیا کی چاہتوں سے
سبوحیت سے حصہ سبحان مجھ کو دے دے
دل جل رہا میرا فرقت سے تیری ہر دم
جام وصال اپنا اے جان مجھ کو دے دے

(حضرت مصلح موعود)

بعض معاشرتی مسائل خصوصاً شادی بیاہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کی بیان فرمودہ روایات اور نصائح

قرآن کریم اور سنت ہمارے لئے مشعل راہ ہے اس کے خلاف کوئی الہام یا خواب درست نہیں ہوسکتا

ہمیں اپنی زندگیوں پر نظر رکھنی چاہئے کہ ہم وہی کام کریں جس کی ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ اجازت دیتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8/اپریل 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8/اپریل 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے مسلسل روزے رکھنے، حضرت مسیح موعود کا اپنی علیحدہ جماعت بنانے اور معاشرتی مسائل خصوصاً شادی بیاہ سے متعلق حضرت مصلح موعود کی روایات بیان فرمائیں۔قادیان میں ایک احمدی عورت کا چھ مہینے تک مسلسل روزے رکھنے کے بارے میں اس کی خواب کا ذکر کر کے فرمایا کہ جو خواب ایسی ہو جو قرآن کریم یا رسول کریم ﷺ کے فتویٰ اور سنت کے خلاف ہو وہ بہرحال رد کرنے کے قابل سمجھی جائے گی۔اپنے آپ کو ایسی تکلیف میں ڈالنا جس کی طاقت نہ ہو وہ چیز غلط ہے بلکہ غیر صالح عمل ہے۔ہاں مامور من اللہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا سلوک بالکل مختلف ہوتا ہے۔ان کا کسی عام فرد سے مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔فرمایا کہ حضرت مسیح موعود پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ نے آ کر ایک زائد فرقہ بنا کر مزید تفرقہ ڈال دیا۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اچھا دودھ سنبھالنے کے لئے اسے دہی کے ساتھ ملا کر رکھتے ہیں یا علیحدہ۔ظاہر ہے کہ دہی کے ساتھ اچھا دودھ ایک منٹ بھی اچھا نہیں رہ سکتا۔پس فرستادے کی جماعت کا دوسروں سے علیحدہ کیا جانا ضروری تھا۔جس طرح بیمار سے پرہیز نہ ہو تو تندرست بھی بیمار ہو جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ روحانی بیماروں سے فرستادہ کی جماعت کو علیحدہ رکھے۔

حضور انور نے غیر از جماعت میں اپنی عورتوں کی شادی کرنے کے بارے میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی پیرو اگر غیر از جماعت سے بیاہی گئی تو خاوند کی وجہ سے یقیناً وہ احمدیت سے دور ہو جائے گی۔پس اس سے بچنا چاہئے۔اگر غیروں میں ہم رشتے نہیں کرتے تو یہ تفرقے نہیں بلکہ اپنے آپ کو بچانے کی کوشش ہے۔دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی کوشش ہے۔پس احمدی لڑکوں کو سمجھنا چاہئے کہ اگر اپنے آپ کو وہ حقیقی احمدی سمجھتے ہیں تو پھر صرف ذاتی خواہشات کو نہ دیکھیں اور صرف احمدی لڑکیوں سے ہی شادی کریں، اپنی دنیاوی خواہشات پر اپنی اگلی نسل اور دین کو ترجیح دیں۔ورنہ صرف لڑکیوں کے ہی غیروں میں جانے سے نسلیں برباد نہیں ہوتیں بلکہ لڑکوں کے غیروں میں شادیاں کرنے سے بھی برباد ہوتی ہیں۔اگر احمدی لڑکے باہر شادیاں کرتے رہیں گے تو پھر احمدی لڑکیاں کہاں بیاہی جائیں۔فرمایا کہ بہرحال لڑکیوں کی شادیوں کے مسائل اور مشکلات ہیں اور ہمیشہ سے ہیں لیکن ان مشکلات کو ہم نے حل بھی کرنا ہے۔فرمایا کہ اگر احمدی لڑکا اور لڑکی شادی کرنا چاہتے ہیں تو ان کے ماں باپ کو بھی ضد نہیں کرنی چاہئے۔ذاتوں اور اناؤں کے چکر میں نہیں آنا چاہئے۔فرمایا کہ لڑکی کی پسند اور مرضی بھی رشتے میں شامل ہونی چاہئے۔آنحضرت ﷺ نے لڑکی کی پسند کو قائم فرمایا ہے۔لیکن دین اس بات کی پابندی بھی کرواتا ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح جائز نہیں۔پس نہ تو ماں باپ کو اتنی سختی بغیر کسی جائز وجہ کے کرنی چاہئے کہ جھوٹی غیرت کے نام پر رشتہ نہ کریں اور نہ ہی لڑکیوں کو دین اجازت دیتا ہے کہ خود ہی گھر سے جا کر عدالتوں میں شادی کرلے یا کسی سے نکاح پڑھوالے۔اگر بعض مجبوری کے حالات ہیں تو لڑکیاں بھی خلیفہ وقت کو لکھ سکتی ہیں جو پھر حالات کے مطابق فیصلہ کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک خطبے میں حضرت مصلح موعود یہ مضمون بیان فرما رہے تھے کہ ذکر الٰہی اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کیلئے اور اس سے محبت کیلئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو سامنے لا کر غور کیا جائے اور ان صفات کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق بڑھایا جائے۔یہ عام قانون قدرت ہے کہ دنیاوی ظاہری تعلق پیدا کرنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ یا تو جس سے محبت کی جاتی ہے اس کی قربت ہو یا کم از کم اس کا نقشہ، اس کی تصویر سامنے ہوتا کہ پسند اور تعلق کا اظہار ہو۔حضور انور نے فرمایا کہ ایک حقیقی مومن کو دین کیلئے غیرت اور جوش دکھانا چاہئے۔بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں کہ باوجود نیک نیتی اور نیک ارادوں کے دین کے لئے غیرت نہیں دکھاتیں ان کی بھلے مانسی خود ان کے لئے اور جماعت کے لئے بھی مضر ہوتی ہے۔اس لئے دین کے لئے بہرحال غیرت دکھانی چاہئے۔جہاں دین اور نظام جماعت کے خلاف باتیں اور اعتراضات ہو رہے ہوں ایسی مجلسوں سے اٹھ جایا جائے۔بلکہ ایسے فتنہ پھیلانے والوں کے بارے میں نظام جماعت کو بتانا چاہئے تا کہ ان کا تدارک ہو سکے۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اب بھی ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے ہیں کہ احمدیت میں جادو ہے اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہوتے ہیں ان کو ماریں پڑتی ہیں، گالیاں دی جاتی ہیں اور بے عزت کیا جاتا ہے، ان کو مالی نقصان پہنچایا جاتا ہے مگر پھر بھی یہ فدائی رہتے ہیں اور احمدیت کو نہیں چھوڑتے، یقیناً کوئی جادو ہوتا ہے، اس لئے یہ اس طرح اپنے ایمان پر قائم رہتے ہیں۔فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو سچائی کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے آخر پر نماز جمعہ کے بعد ایک نماز جنازہ حاضر اور ایک نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

داخلہ برائے ہومیو پیتھک کورس

﴿طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ﴾

ایسے احمدی طلباء و طالبات جو ایف ایس سی (پری میڈیکل) A لیول یا مساوی تعلیم رکھتے ہوں اور طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے توسط سے کورس اور ٹریننگ حاصل کر کے ہومیو پیتھک ڈاکٹر بن کر انسانیت کی خدمت کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مع کوائف، صدر محلّہ/ امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ زیر دستخطی کو ارسال فرمائیں۔بیرون ممالک سے درخواستیں بذریعہ فیکس بھجوائی جاسکتی ہیں۔امسال طلباء اور طالبات کیلئے تین تین نشستیں مقرر کی گئی ہیں۔کورس کی تکمیل کے بعد دو سال کی ٹریننگ لازمی ہوگی۔کورس اور ٹریننگ کے دوران تعلیمی اخراجات کے علاوہ ایک ہزار روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔فیکس: +92 47 6213091

فون نمبر: +92 47 6212685

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

انٹری ٹیسٹ کی تیاری کلاس

نظارت تعلیم کے تحت میڈیکل اور انجینئرنگ کے طلبہ و طالبات کی سہولت کے پیش نظر انٹری ٹیسٹ کی تیاری کے لئے ٹریننگ کلاس MCAT/ECAT مورخہ یکم جون 2016ء سے شروع کروائی جارہی ہے۔اس کلاس میں تجربہ کار اساتذہ ٹریننگ دیں گے۔یہ کورس سٹار اور کیمپس اکیڈمی سے 40% ڈسکاؤنٹ پر آفر کیا جارہا ہے۔کلاس کا دورانیہ صبح 8 تا دوپہر 1 بجے ہوگا جبکہ یہ کلاس دو ماہ جاری رہے گی۔کلاس میں شمولیت کے خواہشمند طلبہ و طالبات جلد از جلد اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر یا بذریعہ فون کروالیں۔رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 10 مئی 2016ء ہے۔رجسٹریشن کروانے کیلئے کوائف نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

0476212473-03339791321

Eamil:mcat.ecat@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

خطبہ جمعہ

حضرت مصلح موعود کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ بعض سبق آموز واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

یہ جائز تو ہے کہ انصاف کے لئے انسان عدالت میں جائے لیکن اگر دوستوں کے ذریعہ آپس میں فیصلے ہو سکتے ہوں، ثالثی فیصلے ہو سکتے ہوں، مل بیٹھ کے ہو سکتے ہوں تو عدالتوں میں بھی نہیں جانا چاہئے اور پھر ڈھٹائی بھی نہیں دکھانی چاہئے

ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کرے اور ان کے حقوق کا خیال رکھے

علم کے ساتھ عملی تجربہ بھی ضروری ہے اور دنیا میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ ایک احمدی ہو کر ایمان کی ایسی صورت میں حفاظت ہو سکتی ہے جب نظام جماعت اور خلافت سے مضبوط تعلق ہو اور باقاعدہ تعلق ہو اور اس تعلق کے لئے ان ذرائع کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے جن سے دُور بیٹھ کر بھی وہ تعلق قائم رہے

آج کل ایم ٹی اے اور اسی طرح جماعت کی ویب سائٹ ہے یہ حضرت مسیح موعود کے پیغام کو بھی پہنچانے کا ذریعہ ہیں اور ہر احمدی کی تربیت اور خلافت سے جوڑنے اور جماعت سے جوڑنے کا بھی ذریعہ ہیں۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کے ساتھ جڑنے کی کوشش کریں۔ اپنے دوستوں کو بھی ان کا تعارف کروانا چاہئے

تعلقات بنانے کے لئے بھی ایسے لوگوں کو چننا چاہئے جن کی دینی حالت اچھی ہو، جو نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کرنے والے اور پابند ہوں۔ اس حوالے سے خاص طور پر میں ربوہ اور قادیان کے احمدیوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں

ربوہ کے شہریوں کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ جو کمزور ہیں وہ کمزوروں کا اثر لینے کی بجائے ان لوگوں کا اثر لیں جن کا جماعت سے مضبوط تعلق بھی ہے اور جو نماز میں بھی باقاعدہ ہیں

مکرم قمر الضیاء صاحب ابن مکرم محمد علی صاحب ساکن کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کی راہ مولیٰ میں قربانی کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 مارچ 2016ء بمطابق 4۔امان 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

گزشتہ کچھ عرصہ میں بعض جمعوں کے خطبات میں میں نے بعض کہاوتیں، حکایتیں یا بعض کہانیاں جو سبق آموز ہیں جو حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بیان فرمائیں، بیان کیں۔ آج جب میں نے ان حکایتوں کو بیان کرنے کے لئے چنا تو مجھے خیال آیا کہ پاک و ہند کی پرانی کہانیاں اور روایتیں جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائی ہیں ان روایتوں کا آج تک جاری رہنا بھی حضرت مسیح موعود کے طفیل سے ہی ہے۔ اگر جماعت کے لٹریچر میں یہ نہ ہوتیں تو کبھی کی یہ کہیں دفن ہو چکی ہوتیں اور اِس جدید زمانے میں ان کو کوئی بھی نہ جانتا۔ آج ان باتوں کا کئی زبانوں میں ترجمہ ہوتا ہے۔ بہر حال جیسا کہ میں نے کہا میں یہ دیکھ رہا تھا۔ سو ان روایتوں کو آج بیان کروں گا۔ یہ صرف کہانیاں ہی نہیں بلکہ بعض حقیقی واقعات بھی ہیں۔ بعض اور طرز میں حضرت مسیح موعود نے نصائح بھی فرمائی ہوئی ہیں۔ بعض جگہ حضرت مسیح موعود بعض باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو بظاہر تو لطیفے ہیں لیکن ان لطیفوں میں سے بھی آپ اصلاح کا پہلو ہمارے سامنے پیش فرما دیتے ہیں۔ ایسا ہی بظاہر ایک لطیفہ ہے جو پیش کرتا ہوں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ایک مالن کی مثال بیان فرمایا کرتے تھے۔ فرماتے کہ اس کی دو لڑکیاں تھیں ایک کمہاروں کے گھر بیاہی ہوئی تھی دوسری مالیوں کے ہاں۔ جب کبھی بادل آتا تو وہ عورت دیوانہ وار گھبرائی ہوئی پھرتی تھی۔ لوگ کہتے تھے اسے کیا ہو گیا ہے؟ وہ کہتیں کہ میری ایک بیٹی نہیں رہی۔ کیوں کہ اگر بارش ہو گئی تو جو کمہاروں کے ہاں بیاہی ہوئی ہے وہ نہیں رہی، ان کا کاروبار ختم ہو جائے گا اور اگر بارش نہ ہوئی تو جو مالیوں کے گھر ہے وہ نہیں رہے گی کیونکہ بارش نہ ہونے کی وجہ سے ان کی سبزیاں وغیرہ نہیں اُگیں گی۔ تو بہر حال اگر ہو گئی تو کمہارن کے برتن خراب ہو جائیں گے۔ اگر نہ ہوئی تو سبزیوں والوں کی سبزی کا نقصان ہو گا۔

بظاہر تو یہ ہلکی پھلکی بات ہے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ مثال اس ضمن میں بیان فرمائی کہ قادیان کے دو آدمیوں کا آپس میں اختلاف ہو گیا۔ دوستوں نے سمجھایا لیکن دونوں نے یہی کہا کہ نہیں ہم نے انگریزی عدالت میں جانا ہے وہیں سے فیصلہ کروانا ہے اور ایک دوسرے پر سرکاری عدالت میں نالش کر دی۔ جب مقدمے کی پیشی ہوتی تو وہ خود یا ان کا کوئی نمائندہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں دعا کے لئے کہنے آ جاتا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ دونوں میرے مرید ہیں اور ان سے تعلق بھی ہے۔ کس کے لئے دعا کروں کہ وہ ہارے اور وہ جیتے۔ میں تو یہی دعا کرتا ہوں کہ جو سچا ہے وہ جیت جائے۔

آجکل بھی یہی حال ہے۔ جب احمدی ایک دوسرے پر قضاء میں یا عدالت میں کیس کرتے ہیں تو دعا کے لئے بھی ساتھ لکھ دیتے ہیں۔ ایسی دعا کے لئے کہنا تو ایسا ہی ہے جیسے بارش ہونے یا نہ ہونے کا معاملہ ہے۔ یا تو کمہاروں میں بیاہی ہوئی لڑکی کو نقصان پہنچے گا یا مالیوں میں بیاہی ہوئی لڑکی کو نقصان پہنچے گا۔ کسی نہ کسی نے نقصان اٹھانا ہے۔ یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ اس مثال سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اگر حضرت مسیح موعود کے زمانے میں مقدمے بازی ہوتی تھی تو آج بھی اگر ہو رہی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں، یہ جائز ہے۔ یہ جائز تو ہے کہ انصاف کے لئے انسان عدالت میں جائے لیکن اگر آپس میں فیصلے دوستوں کے ذریعہ ہو سکتے ہوں، ثالثی فیصلے ہو سکتے ہوں، مل بیٹھ کے ہو سکتے ہوں تو عدالتوں میں بھی نہیں جانا چاہئے اور پھر ڈھٹائی بھی نہیں دکھانی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اس نمونے کو پسند نہیں فرمایا تھا۔ پس ضد جو ہے یہ کوئی اچھی چیز نہیں ہے۔ اس لئے اس ضد سے بھی بچنا چاہئے اور پھر دعا کے لئے کہہ کے امام کو بھی مشکل سے بچانا چاہئے۔ کیونکہ اگر دونوں ہی فریق احمدی ہوں تو کس کے لئے دعا کرے اور کس کے لئے نہ کرے اور وہی دعا ہے جو حضرت مسیح موعود نے فرمایا

کہ میں کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جس کا حق بنتا ہے اسے دے دے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ایک حکم کی طرف، ایک بات کی طرف ہمیں توجہ دلائی اور وہ یہ کہ والدین کا عزت واحترام کرنا چاہئے۔ سوائے دین کے معاملے کے، خدا تعالیٰ کے حکموں کے معاملے کے والدین کی اطاعت کرنی چاہئے۔ ان کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔ جب دین کا معاملہ آئے تو بیشک یہ کہا جاسکتا ہے کہ میں احترام تو آپ کا کرتا ہوں لیکن کیونکہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ہے اس لئے یہ بات ماننا میرے لئے مشکل ہے، میری مجبوری ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرے اور ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کرے۔ لیکن بہت سے نوجوان ایسے ہیں جو اپنے ماں باپ کا مناسب احترام نہیں کرتے اور نہ ان کے حقوق کا خیال رکھتے ہیں۔ بلکہ اولاد میں سے اگر کسی کو اچھا عہدہ مل جائے تو وہ اپنے غریب والدین سے ملنے میں بھی شرم محسوس کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود سنایا کرتے تھے کہ کسی ہندو نے بڑی تکلیف برداشت کر کے اپنے لڑکے کو بی اے اور ایم اے کروایا اور اس ڈگری کو حاصل کرنے کے بعد وہ ڈپٹی ہوگیا۔ سول سروس پہ چلا گیا۔ اس زمانے میں ڈپٹی ہونا بڑا اعزاز تھا۔ گو آج کے زمانے میں کوئی بڑا اعزاز نہیں سمجھا جاتا۔ اس کے باپ کو ایک دن خیال آیا کہ میرا لڑکا ڈپٹی ہوگیا ہے میں بھی اس سے مل آؤں۔ چنانچہ جس وقت وہ ہندو اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے مجلس میں پہنچا تو اس وقت اس کے پاس وکیل اور بیرسٹر وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بھی اپنی گندی دھوتی کے ساتھ ایک طرف بیٹھ گیا۔ باتیں ہوتی رہیں۔ ان میں سے کسی شخص کو اس آدمی کا بیٹھنا برا محسوس ہوا اور اس نے پوچھا کہ ہماری مجلس میں یہ کون بیٹھا ہوا ہے؟ تو ڈپٹی صاحب اس کی بات سن کر جھینپ گئے اور شرمندگی سے بچنے کے لئے کہنے لگے کہ یہ ہمارے ٹہلیا ہیں۔ یعنی کھلانے والے ہیں۔ باپ اپنے بیٹے کی یہ بات سن کر غصے کے ساتھ جل گیا اور اپنی چادر سنبھالتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا۔ جناب! میں ان کا ٹہلیا نہیں ان کی ماں کا ٹہلیا ہوں۔ ساتھ والوں کو جب معلوم ہوا کہ یہ ڈپٹی صاحب کے والد ہیں تو انہوں نے اس کو بڑی لعن طعن کی کہ اگر ہمیں پہلے بتا دیتے تو ہم اس کی مناسب تعظیم و تکریم کرتے۔ ادب کے ساتھ ان کو بٹھاتے۔ بہر حال اس قسم کے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں کہ اگر رشتہ دار غریب ہوں تو لوگ رشتہ داروں کے ساتھ ملنے سے جی چراتے ہیں۔ چاہے وہ باپ ہے یا کوئی اور رشتہ دار ہے تا کہ ان کی اعلیٰ پوزیشن میں کوئی کمی نہ آئے۔ گویا ماں باپ کا احترام یا اور دوسرے رشتے جن کا احترام کرنا چاہئے ان سے لوگ بچتے ہیں اور پھر بجائے اس کے کہ ماں باپ کا نام روشن کریں یہ تو الگ رہا ان کے نام کو بٹہ لگانے والے بن جاتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مصلح موعود یہ مضمون بیان فرما رہے تھے کہ لوگ بعض علماء یا مقررین کی تقریر صرف وقتی حظ اٹھانے کے لئے عادتاً سنتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اس بارے میں یہی فرمایا ہوا ہے کہ مجلسوں میں صرف اس لئے نہ آؤ کہ فلاں مقرر اچھا ہے اس کی تقریر سننی ہے بلکہ یہ دیکھو کہ اس مجلس میں کیا ذکر ہو رہا ہے اور اس سے کیا فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ بہر حال بعض لوگ نہ مقرر کی بات کی گہرائی کو، نہ تقریر کو سمجھ رہے ہوتے ہیں، نہ اس کا مقصد ان کو سمجھ آ رہا ہوتا ہے۔ صرف وقتی حظ کے لئے بیٹھے ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض مقررین بھی صرف عارضی جذباتی کیفیت پیدا کرنے کے لئے بڑی زوردار تقریر کرتے ہیں یا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بڑی مختلف آوازیں نکالتے ہیں۔ بناوٹی قسم کی رقت بھی طاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو ایسے ہی ایک خطیب کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ایک خطیب کا ذکر سناتے تھے کہ وہ لیکچر کے لئے کھڑا ہوا اور اس کا مضمون بڑا رقت والا تھا۔ ایک شخص آیا اور کھڑا ہوگیا۔ زمیندار آدمی تھا۔ ہاتھ میں اس کے ترنگڑی تھی۔ (یہ زمینداروں کی ایک چیز ہوتی ہے تین شاخہ سا آلہ ہوتا ہے۔ اس کا دستہ لمبا ہوتا ہے جو بھوسہ وغیرہ اٹھانے کے لئے، تُوڑی اٹھانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جب جدید ٹیکنالوجی آئی ہے تو اس سے پہلے پرانے زمانے میں تو یہ یہاں مغربی ممالک میں بھی استعمال ہوتا تھا۔ بہر حال دیہات سے آیا اور تقریر سننے کے لئے کھڑا ہوگیا) جتنے لوگ وہاں بیٹھے تھے ان پر تو اس تقریر کا اثر نہ ہوا لیکن وہ زمیندار تھوڑی ہی دیر بعد رونے لگ گیا۔ تقریر کرنے والا جو واعظ تھا اس کی جو شامت آئی اور اس کے دل میں ریا پیدا ہوئی تو اس نے خیال کیا کہ یہ میرے وعظ سے متاثر ہوگیا۔ اس نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا کہ دیکھو انسانوں کے قلوب بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ تم لوگ ہو جو گھنٹوں سے میرا وعظ سن رہے ہو لیکن ان پر مطلق اثر نہیں ہوا۔ مگر یہ ایک اللہ کا بندہ ہے اس پر فوراً اثر ہوگیا۔ تھوڑی دیر کے لئے آیا ہے، کھڑا ہوا ہے اور یہ رو پڑا۔ پھر اس نے لوگوں کو بتانے کے لئے کہ دیکھو کتنا اثر ہوا ہے اس سے پوچھا کہ میاں! کس بات نے تم پہ اثر کیا ہے کہ تم رو پڑے ہو۔ اس نے کہا، (اس کو صحیح طرح زمیندار لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں جو پرانے ہوں) کہ کل اسی طرح میری بھینس کا بچہ اَڑا اَڑا کر مر گیا تھا تو جب میں نے آپ کی آواز سنی تو وہ یاد آ گیا اور میں رو پڑا۔ تو یہ سن کر خطیب صاحب بہت شرمندہ ہوئے۔

گویا اس شخص کے جذبات تو ابھرے لیکن خطیب کے زوردار آواز میں بولنے اور بعض دفعہ رقت کی کوشش میں اپنے گلے سے عجیب وغریب آوازیں نکالنے کی وجہ سے اس کو اپنی بھینس کا بچہ جو گلے سے عجیب آوازیں نکالتے ہوئے مرا تھا وہ یاد آ گیا۔ تو خطیب بیچارے کو اپنے خطاب کی جو غلط فہمی ہوگئی تھی کہ میری جو رقت بھری تقریر ہے یہ سن کے شاید یہ رو پڑا ہے تو وہ اس کی رِیا نے، اس کی بناوٹ نے فوراً دُور کر دی۔ ہمارے خلاف جو...... بولتے ہیں اگر کبھی ان کی تقریریں سنیں تو بالکل اسی طرح آوازیں آ رہی ہوتی ہیں۔ بہر حال یہ تو اُن لوگوں کا کام ہے۔ خاص طور پر جب ان کو احمدیت کے خلاف بولنے کا جوش آتا ہے تو جو لوگ پاکستان میں رہتے ہیں یا پاکستان سے ان دنوں میں آئے ہیں ان کو پتا ہوگا، جنہوں نے ان کی تقریریں سنی ہوں گی کہ کس طرح کی اور کیسی تقریریں ان کی ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق ملی ورنہ (دین) کے نام پر پیروں نے جو دکانداریاں چمکائی ہوئی ہیں ہم بھی شاید انہی کا حصہ ہوتے۔ دعوے تو یہ پیر لوگ کرتے ہیں کہ بڑے پہنچے ہوئے لوگ ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی دعاؤں سے اپنی ضروریات پوری کر لیتے ہیں۔ ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارا بڑا قریبی تعلق ہے اور دنیا سے بالکل بے رغبتی ہے۔ لیکن ان کے عمل کیا ہیں۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود ایک شخص کی نسبت فرماتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو خاص درجہ تک پہنچا ہوا سمجھتا تھا مگر ایک دفعہ ایک مرید کے ہاں گیا اور جا کر کہا کہ لاؤ میرا ٹیکس۔ یعنی مجھے نذرانہ دو۔ قحط کا موسم تھا۔ مرید نے کہا کہ کچھ نہیں ہے۔ اس دفعہ معاف کر دو۔ پیر صاحب بہت دیر تک لڑتے جھگڑتے رہے اور آخر کوئی چیز اس کی بکوائی۔ کوئی چیز اس کو بیچنی پڑی اور پھر روپیہ لے کر اس کی جان چھوڑی۔ تو اس قسم کی کمزوریاں اور گند ان لوگوں میں دیکھے جاتے ہیں جو بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں کہ ہم بڑے پہنچے ہوئے ہیں۔

اور یہ اُس زمانے کی کوئی پرانی باتیں نہیں بلکہ آج بھی پاکستان وغیرہ ملکوں میں ایسے پیر موجود ہیں۔ قرآن کریم میں جو علم و معرفت کا بیان ہوا ہے۔ اس نے ہر علم کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اپنی کم علمی اور کم غور و تدبر کی وجہ سے اکثر اس کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکتے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا طب کے تمام اصول قرآن مجید میں بیان کئے گئے ہیں اور دنیا کی تمام امراض کا علاج قرآن مجید میں موجود ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہو سکتا ہے مجھے اس طرح قرآن مجید پر غور کرنے کا موقع ہی نہ ملا ہو اور ممکن ہے میرا عرفان ابھی تک اس حد تک نہ پہنچا ہو مگر بہر حال (جتنا بھی عرفان ہے) اپنا عرفان اور اپنے بڑوں کا تجربہ ملا کر مَیں کہہ سکتا ہوں کہ قرآن مجید سے باہر ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

پس قرآن کریم پر غور اور تدبر کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود کی تفاسیر پڑھنی چاہئیں۔ پھر حضرت مصلح موعود نے بھی تفسیریں لکھی ہیں وہ پڑھنی چاہئیں۔ خلفاء کی بعض آیتوں پہ وضاحتیں ہیں، تفسیر ہے ان کو دیکھنا چاہئے۔ خود غور کرنا چاہئے اور قرآن کریم سے ہی علم و معرفت کے نکتے تلاش کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ ہم نے علم حاصل کر لیا اور یہ بہت ہے اور کسی چیز کی ہمیں ضرورت نہیں۔ کسی تجربے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ کسی دوسرے سے مشورہ لینے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ لیکن یہ ضروری ہے یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ علم کے ساتھ تجربے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص محض کتاب پڑھ کر طبیب بننا چاہے تو بہت مشکل ہے۔ بڑا محال ہے۔ مثلاً طب کی کتب ہیں۔ ضرورت ہے کہ ان کے پڑھنے کے ساتھ لائق طبیب کے سامنے مریضوں کی تشخیص اور علاج کیا ہو۔ اگر ایک طبیب ہے جب کتب پڑھ لے تو پھر کسی ماہر کے سامنے مریضوں کی تشخیص اور علاج بھی کرتا ہو۔ اسی لئے ڈاکٹروں کو جب کالجوں میں پڑھایا جاتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ماہر ڈاکٹروں کے ساتھ ان کے پریکٹیکل بھی ہو رہے ہوتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہو تو تجربہ حاصل نہیں ہوتا اور انسان کچھ سیکھ نہیں سکتا۔

لیکن اس کے بعد بھی تجربات ضروری ہوتے ہیں صرف یہی نہیں کہ پڑھائی کے دوران تجربہ حاصل کرلیا۔ بہرحال کسی طبیب کا طب کا علم تبھی کامل ہوگا جب وہ ساتھ عمل بھی کرے گا۔ بغیر عمل کے علم مفید نہیں ہوتا۔

حضرت مسیح موعود اسی علم اور عمل کے متعلق سناتے تھے کہ ایک طبیب تھا جو بہت بڑا عالم تھا۔ اس نے طب کا خوب مطالعہ کیا ہوا تھا۔ علم حاصل کیا ہوا تھا۔ بہت پڑھا ہوا تھا۔ اس نے رنجیت سنگھ کا شہرہ سنا تو دلّی سے اس کے دربار میں پہنچا کہ شاید ترقی حاصل ہو۔ رنجیت سنگھ کا وزیر ایک مسلمان تھا۔ اس نے اس سے ملاقات کی اور اس سے مہاراجہ سے ملنے کے لئے سفارش چاہی۔ یعنی طبیب نے مسلمان وزیر سے ملاقات کی اور کہا کہ میری سفارش کرو کہ میں راجہ سے مل سکوں۔ وزیر کو اندیشہ ہوا کہ اگر اس کا رسوخ ہوگا تو مَیں کہیں گر نہ جاؤں اور طبیب کی سفارش نہ کرنا بھی اس نے مروّت کے خلاف سمجھا۔ کچھ وہ طبیب صاحب کی باتوں سے سمجھ بھی گیا تھا کہ ان کا عملی تجربہ تو کچھ نہیں لیکن بہرحال علم بہت ہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ سے اس نے اس کی سفارش کی اور کہا کہ حضور یہ بہت بڑے عالم ہیں۔ انہوں نے فلاں کتاب پڑھی ہوئی ہے اور اس مسلمان وزیر نے اس طبیب کے علم کی بہت تعریف کی۔ مہاراجہ نے پوچھا کہ یہ بتاؤ کہ انہوں نے علاج بھی کیا ہے، تجربہ حاصل کیا ہے؟ وزیر نے کہا کہ تجربہ بھی حضور کے طفیل ہو جائے گا۔ آپ پہ تجربہ کرلیں گے۔ رنجیت سنگھ بڑا عقل مند آدمی تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ علم بغیر عمل کے کچھ نہیں اور کہا کہ تجربے کے لئے کیا غریب رنجیت سنگھ ہی رہ گیا ہے۔ بہتر ہے کہ حکیم صاحب کو انعام دے کر رخصت کر دیا جائے۔

پس علم کے ساتھ عملی تجربہ بھی ضروری ہے اور دنیا میں اس کی بڑی اہمیت ہے۔ کسی بھی میدان میں علم حاصل کرنے کے بعد اگر عملی تجربہ حاصل نہ کیا جائے تو بعض موقعے ایسے آتے ہیں جہاں کام کرتے وقت انسان کو پتا نہیں لگتا کہ آگے کیا کرنا ہے۔ ہاتھ پیر پھول جاتے ہیں اور باوجود علم کے جو مسئلہ سامنے ہوتا ہے، جو روک ہوتی ہے وہ دُور نہیں ہو سکتی۔ پس اگر صرف علم حاصل کر کے انسان اپنے آپ کو کسی میدان کا ماہر سمجھنے لگ جائے تو پھر اسے رنجیت سنگھ والا جواب ملے گا۔

جماعت کی عمومی ترقی کے لئے بھی یہ بہت ضروری ہے اور اس کی بہت اہمیت ہے کہ نوجوان جدید علم جب حاصل کرتے ہیں تو اس کا مزید تجربہ بھی حاصل کریں اور اپنے علم کو تجربہ کار لوگوں کے ساتھ ملا کر پھر جماعت کی ترقی کے لئے بھی استعمال کریں۔ بہت سے مشورے لوگ دیتے ہیں۔ نئی ٹیکنالوجی ہے اس کو استعمال کرنا ہے تو بعض دفعہ علم کی حد تک تو ٹھیک ہوتا ہے لیکن بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں جنہیں دور کرنا ضروری ہے اور یا پھر ایسی روکیں سامنے آ سکتی ہیں جن پر غور کرنا ضروری ہوتا ہے اور تجربہ کار لوگ یہ بتا سکتے ہیں۔

ایک احمدی ہو کر ایمان کی ایسی صورت میں حفاظت ہو سکتی ہے جب نظام جماعت اور خلافت سے مضبوط تعلق ہو اور باقاعدہ تعلق ہو اور اس تعلق کے لئے ان ذرائع کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے جن سے دُور بیٹھ کر بھی وہ تعلق قائم رہے۔ حضرت مصلح موعود اس بات کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ جماعتی معاملات میں افراد کبھی ترقی نہیں کر سکتے بلکہ کبھی زندہ نہیں رہ سکتے جب تک ان کا جڑ سے تعلق نہ ہو اور **اس زمانے میں یہ تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ اخبارات ہیں۔** انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلہ کے اخبارات پہنچتے رہیں تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسے پاس بیٹھا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے میں اب بول رہا ہوں۔ اس وقت آپ بیان فرماتے ہیں کہ اب عورتوں کا جلسہ ہو رہا ہے، جلسے کی تقریر ہے۔ عورتیں لاؤڈ سپیکر پر تقریر سن رہی ہیں۔ اگر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے ان تک آواز نہ جا رہی ہوتی تو ان کو کچھ علم نہ ہوتا کہ کیا بول رہے ہیں۔ پس لاؤڈ سپیکر نے عورتوں کو میری تقریر کے قریب کر دیا ہے۔ یہاں بھی اب لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے، عورتوں کے ہال میں بھی آواز جا رہی ہے اور وہ بھی سن رہی ہیں۔ یہ بھی ایک قربت ہے۔

اسی طرح اخبارات دُور رہنے والوں کو قوم سے وابستہ رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ الحکم اور بدر ہمارے دو بازو ہیں۔ گو بعض دفعہ یہ اخبارات ایسی خبریں بھی شائع کر دیتے تھے جو ضرر رساں ہوتی تھیں مگر چونکہ ان کے فوائد ان کے ضرر سے زیادہ تھے اس لئے حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ ہم ایسا محسوس کرتے ہیں جیسے یہ دو اخبارات ہمارے دو بازو ہیں۔ دو بازو ہونے کے یہی معنی ہیں کہ ان کے ذریعہ ہمارا جو بازو ہے یعنی جماعت وہ ہم سے ملا ہوا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اُس زمانے میں، حضرت مسیح موعود کے زمانے میں، ہمارے اخبارات کی طرف احباب کو بہت توجہ ہوا کرتی تھی۔ حالانکہ جماعت اس وقت آج سے دسواں یا بیسواں حصہ تھی اور اب تو سوواں یا ہزارواں حصہ ہے۔ چنانچہ بدر کی خریداری ایک زمانے میں، اُس زمانے میں چودہ پندرہ سو رہ چکی تھی۔ اس کے بعد پھر کم ہوتی رہی۔ اسی طرح الحکم کی تعداد بھی بڑھی۔ جماعت کے دوست اس زمانے میں کثرت سے اخبارات خریدتے تھے بلکہ جو پڑھے لکھے نہیں تھے بعض دفعہ وہ بھی خریدتے تھے اور دوسروں کو پڑھنے کے لئے دے دیتے تھے اور سمجھتے تھے کہ یہ بھی (دعوت الی اللہ) کا ایک ذریعہ ہے۔ (مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق تقریر۔ ......) بلکہ ایک احمدی یکہ چلانے والے تھے۔ پڑھے لکھے نہیں تھے۔ وہ الحکم منگوا کر رکھ لیتے تھے اور اپنی سواریاں جب ٹانگے پر لے کے جاتے تھے تو سواری کی شکل دیکھ کے پہچان لیتے تھے کہ یہ کوئی شریف النفس ہے تو اسے اخبار دے کر کہتے تھے کہ یہ اخبار آیا ہے ذرا مجھے پڑھ کر سنانا اور اس طرح بعض دفعہ جب سواری اپنی منزل پر پہنچ کے اترتی تھی تو اخبار کا نام پتا نوٹ کر لیتے تھے اور اس طرح جماعت کے رابطے میں آتے تھے اور پھر بیعتیں ہوتی تھیں۔ اس وقت لوگ کہا کرتے تھے کہ انہوں نے اپنے علاقے میں باوجود ان پڑھ ہونے کے اور ٹانگہ چلانے کے سب سے زیادہ بیعتیں کروائیں۔ اس زمانے میں تو اللہ تعالیٰ نے اور بھی آسانی ہمارے لئے پیدا فرما دی ہے۔ ایک تو **اپنی تربیت اور خلافت سے مضبوط تعلق کے لئے ہر احمدی کو ایم ٹی اے سننے کی ضرورت ہے** اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔ دوسرے (دعوت الی اللہ) کے لئے جو ایم ٹی اے اور ویب سائٹ پر پروگرام ہیں وہ بھی دوسروں کو بتانے چاہئیں۔ اپنے دوستوں کے ساتھ بعض دفعہ موقع ملتا ہے تو بیٹھ کے دیکھنے چاہئیں۔ دوستوں کو ان کا تعارف کروانا چاہئے۔ بہت سارے خط مجھے ابھی بھی آتے ہیں کہ جب سے ہم نے ایم ٹی اے پر کم از کم خطبات ہی باقاعدہ سننے شروع کئے ہیں ہمارا جماعت سے مضبوط تعلق ہو رہا ہے۔ ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو رہی ہے۔ پس آجکل ایم ٹی اے اور اسی طرح ...... کی جو ویب سائٹ ہے یہ جماعت کی ویب سائٹ ہے۔ یہ بڑا اچھا ذریعہ ہیں جو حضرت مسیح موعود کی (دعوت الی اللہ) کو بھی پہنچانے کا ذریعہ ہیں اور ہر احمدی کی تربیت اور خلافت سے جوڑنے اور جماعت سے جوڑنے کا بھی ذریعہ ہیں۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس کے ساتھ جڑنے کی کوشش کریں۔

بعض لوگ سوچ تو یہ رکھتے ہیں کہ ان کی اصلاح ہو اور (دینی) احکامات کی پابندی کرنے والے ہوں۔ خاص طور پر نمازوں کے بارے میں یہ خواہش رکھتے ہیں کہ باقاعدہ نماز پڑھنے والے ہوں لیکن پھر ایسے لوگوں کی صحبت میں چلے جاتے ہیں جو سست ہیں اور نتیجۃً باوجود خواہش کے خود یہ لوگ بھی سست ہو جاتے ہیں۔ یہ اثر لاشعوری طور پر پڑ رہا ہوتا ہے۔ پس تعلقات بنانے کے لئے بھی ایسے لوگوں کو چننا چاہئے جن کی دینی حالت اچھی ہو جو نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کرنے والے ہوں اور پابند ہوں۔ اس حوالے سے **خاص طور پر میں ربوہ اور قادیان کے احمدیوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں جہاں تھوڑی سی جگہ پر احمدیوں کی بڑی تعداد ہے اور اسی طرح وہاں (بیوت الذکر) بھی تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ہیں کہ (بیوت الذکر) کو آباد کریں۔** اسی طرح بہت سے ایسے لوگ جو جماعت کے نظام کے بارے میں غلط خیالات رکھتے ہیں ان سے بھی بچنے کی کوشش کریں۔ باہر سے جو لوگ جاتے ہیں وہ بعض دفعہ اس بارہ میں مجھے لکھتے بھی ہیں، شکایتاً بھی لکھتے ہیں کہ ربوہ میں بھی نمازوں کے اہتمام کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ پس ربوہ کے شہریوں کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ **جو کمزور ہیں وہ کمزوروں کا اثر لینے کی بجائے ان لوگوں کا اثر لیں جن کا جماعت سے مضبوط تعلق بھی ہے اور جو نماز میں بھی باقاعدہ ہیں۔** اس کی مثال دیتے ہوئے کہ کس طرح اثر ہوتا ہے اور عقلمند کس طرح سمجھ جاتا ہے کہ مجھ پر دوسرے کا اثر ہو رہا ہے، حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ جالینوس ایک جگہ کھڑا تھا۔ ایک دیوانہ دوڑتا ہوا آیا اور آ کر اس سے چمٹ گیا۔ جب جالینوس کو اس نے چھوڑا تو اس نے کہا میرا فصد نکلواؤ۔ یعنی خون نکلواؤ۔ اس پر لوگوں نے پوچھا کہ فصد کیوں کھلواتے ہیں۔ کہنے لگا کہ یہ دیوانہ جو آ کر مجھ کو چمٹ گیا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجھ میں بھی کوئی رَگ جنون کی ہے کہ یہ اَوروں کو چھوڑ کر مجھ سے آ چمٹا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے اندر جنون کی کوئی رَگ ہے جس سے اس دیوانے کو مناسبت ہوئی اور وہ میری طرف کھچا آیا۔ تو مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کے پیچھے جھکنا جو نمازی نہیں ہیں اور ان کے پیچھے چلنا جو نمازوں میں سست ہیں یہ بتاتا ہے کہ انہیں بھی سست لوگوں سے مناسبت ہے۔

پس عمومی طور پر ہر جگہ ہی ہر احمدی کو سست لوگوں سے مناسبت رکھنے کی بجائے چست لوگوں سے، active لوگوں سے، جماعت کے فعّال لوگوں سے مناسبت رکھنی چاہئے۔ ان سے تعلق رکھنا چاہئے اور جب یہ مناسبت قائم ہو کر چست لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جائے گا تو سست بھی پھر چست ہو جائیں گے۔

حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک دفعہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ میں معجزہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر مجھے فلاں معجزہ دکھا دیا جائے تو میں آپ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اسے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ مداری نہیں۔ وہ کوئی تماشا نہیں دکھاتا بلکہ اس کا ہر کام حکمت سے پُر ہوتا ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ جو پہلے معجزے دکھائے گئے تھے ان سے آپ نے کیا فائدہ اٹھایا ہے کہ آپ کے لئے اب کوئی نیا معجزہ دکھایا جائے۔ مگر انسانی فطرت کی کمزوری اس کو بھی ناپسند کرتی ہے بلکہ شاید اسے بدتہذیبی قرار دیتی ہے۔ وہ جائز سمجھتی ہے کہ سستی اور غفلت میں مبتلا چلی جائے بلکہ سستی اور غفلت میں ہمیشہ پڑی رہے اور کوئی اس سے اتنا بھی سوال نہ کرے کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس حد تک ادا کیا ہے ہاں جب وہ کوئی تماشا دیکھنا چاہے اس وقت اسے وہ تماشا ضرور دکھا دیا جائے۔

یہ انسانی فطرت ہے۔ یہ عادت ضدی انسانوں کی ہمیشہ سے ہے کہ نہ ماننا ہو تو شیطان کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔ تمام انبیاء سے یہی سوال ہوتے رہے ہیں حتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نہ ماننے والوں نے ایسے ہی مطالبے کئے تھے کہ سونے کے گھر کا نشان دکھائیں۔ آسمان پر چڑھنے کا نشان دکھائیں اور پھر یہی نہیں بلکہ آسمان سے ہمارے سامنے کتاب بھی لے کر آئیں اور اس طرح کی بیہودہ باتیں اور اعتراض تھے۔ پس اللہ تعالیٰ ان بیہودہ مطالبوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا اور نہ اس کے انبیاء دیتے ہیں۔ بے شمار نشانات ہیں اگر ماننا ہو تو نیک فطرتوں کے لئے وہی کافی ہوتے ہیں۔

بعض لوگوں نے تحریک جدید پر بعض اعتراض کئے کہ یہ کیا نئی سکیم شروع کر دی ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ پر فرمایا کہ درحقیقت میری تحریک کوئی جدید تحریک نہیں بلکہ یہ قدیم تحریک ہے۔ اور اس جدید کے لفظ سے نہ صرف ان ماؤف اور بیمار دماغوں سے تلعّب کیا گیا ہے جو بغیر جدید کے کسی بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے جس طرح ڈاکٹر جب ایک مریض کا لمبے عرصے تک علاج کرتا رہتا ہے تو بیمار بعض دفعہ کہتا ہے کہ مجھے ان دواؤں سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ تب وہ کہتا ہے اچھا میں آج تمہیں نئی دوا دے دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ پہلی دوا میں کچھ اور ملا دیتا ہے۔ مثلاً اس زمانے میں آپ نے مثال دی کہ ٹنکچر کارڈمم (Tincture Cardamom) ملا کر خوشبودار بنا دیتا ہے اور مریض سمجھتا ہے کہ یہ نئی دوا مجھے مل گئی اور ڈاکٹر بھی اسے نئی دوا کہنے میں حق بجانب ہوتا ہے کیونکہ دوا میں ایک نئی دوا ملائی ہوتی ہے مگر وہ اس لئے اسے جدید بناتا ہے تا مریض دوائی پیتا رہے اور اس کی امید نہ ٹوٹے۔ حضرت مسیح موعود کے پاس ایک دفعہ ایک بڑھیا آئی۔ اسے ملیریا بخار تھا جو لمبا ہو گیا، اتر نہیں رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے اسے فرمایا کہ تم کونین کھایا کرو۔ وہ کہنے لگی کونین؟ میں تو اگر کونین کی گولی کا چوتھا حصہ بھی کھا لوں تو ہفتہ ہفتہ بخار کی تیزی سے پھونکتی رہتی ہوں۔ جب حضرت مسیح موعود نے دیکھا کہ وہ کونین کھانے کے لئے تیار نہیں تو چونکہ عام طور پر ہمارے ملک میں کونین کو کوُنَین کہتے ہیں جس کے معنی دو جہانوں کے ہوتے ہیں یعنی دو جہان۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے اسے کھانے کو تو کونین دی، گولیاں دیں۔ مگر فرمایا یہ دَارین کی گولیاں ہیں انہیں استعمال کرو۔ کوُنَین اور دَارین دو جہان ہی ہیں۔ واضح ہو کہ حضرت مسیح موعود نے یہ نہیں فرمایا تھا یہ کونین نہیں ہے۔ اس کا نیا نام رکھ دیا۔ دو تین گولیاں ہی اس نے کھائی ہوں گی کہ آ کے کہنے لگی کہ مجھے تو اس دوا سے ٹھنڈک پڑ گئی ہے کچھ اور گولیاں دیں۔ پہلے تو وہ کہتی تھی کہ آدھی گولی کھا لوں، چوتھا حصہ کھا لوں تو بخار نہیں اترتا، گرمی ہو جاتی ہے یا نام بدلنے سے ہی ٹھنڈک پڑ گئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی حضرت مسیح موعود کی طرح پرانی تحریک کا نام جدید رکھ دیا۔ اور تم نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ جدید تحریک ہے۔ وہ لوگ جن کے اندر اخلاص تھا وہ چاہتے تھے کہ روحانیت میں ترقی کریں انہوں نے جب ایک تحریک کا نیا نام سنا تو انہوں نے کہا یہ نئی چیز ہے۔ آؤ ہم اس سے فائدہ اٹھائیں اور وہ لوگ جن کے اندر نفاق تھا انہوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ نئی چیز ہے، کہنا شروع کر دیا کہ اب یہ نئی نئی باتیں نکال رہے ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کے طریق سے انحراف کر رہے ہیں۔ نہ اس نے بات سمجھنے کی کوشش کی اور نہ اُس نے فائدہ اٹھایا۔

پس یہ ایک قانون ہے جو ہمیشہ سے مقرر ہے آدم کے وقت سے آج تک کہ جب شیطان تم پر حملہ کرے تو تمہیں اس سے بچنے کے لئے ترکیبیں نکالنی پڑیں گی اور شیطان سے بچنے اور دین کے کام میں ترقی کے لئے جب بھی کوئی ترکیب نکالی جائے تو اصل میں وہ اس مقصد کے حصول کے لئے ہوتی ہے جس کے لئے انبیاء آئے اور جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور جس کے لئے اس زمانے میں آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود آئے۔ کسی بھی مقصد کے حصول کے لئے اور جماعت کی مجموعی ترقی کے لئے ذمہ دار افراد کو مسلسل اور پیچھے پڑ کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے چاہے وہ تربیت کا کام ہو یا کوئی اور کام ہو۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ایک فقیر تھا جو اکثر اس کمرے کے سامنے جہاں پہلے محاسب کا دفتر تھا بیٹھا کرتا تھا۔ جب اسے کوئی آدمی احمدیہ چوک میں سے آتا ہوا نظر آتا تو کہتا کہ ایک روپیہ دے دو۔ جب آنے والا کچھ قدم آگے آ جاتا تو کہتا اٹھنّی ہی سہی۔ جب وہ کچھ اور آگے آتا تو کہتا چونّی ہی سہی۔ جب اس کے مقابلے پر آ جاتا تو کہتا دو آنے ہی دے دو۔ جب اس کے پاس سے گزر کر دو قدم آگے چلا جاتا تو کہتا ایک آنہ ہی سہی۔ جب کچھ اور آگے چلا جاتا تو کہتا ایک پیسہ ہی دے دے۔ جب کچھ اور آگے چلا جاتا تو کہتا دھیلہ ہی سہی۔ جب جانے والا اس موڑ کے قریب پہنچتا جہاں (بیت) اقصیٰ کی طرف مڑتے ہیں تو کہتا کہ پکوڑا ہی دے دو۔ جب دیکھتا کہ آخری نکڑ پر پہنچ گیا ہے تو کہتا مرچ ہی دے دو۔ وہ روپے سے شروع کرتا اور مرچ پر ختم کرتا۔ اسی طرح کام کرنے والوں کو بھی یہی سمجھنا چاہئے کہ کچھ نہ کچھ تو ہمارے ہاتھ آ جائے۔ اگر پہلی دفعہ سو میں سے ایک کی طرف توجہ کرے گا تو اگلی دفعہ دو ہو جائیں گے اس سے اگلی دفعہ چار ہو جائیں گے اور اس طرح آہستہ آہستہ بڑھتے جائیں گے۔ پس کام کرو اور پھر نتیجہ دیکھو۔ جب دنیوی کام بے نتیجہ نہیں ہوتے تو کس طرح سمجھ لیا جائے کہ اخلاقی اور روحانی کام بغیر نتیجہ کے ہو سکتے ہیں۔ لیکن جن کے من ٹھیک نہ ہوں وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو کام کرتے ہیں لیکن نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ 'نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے' کہنے سے ان کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ ہم نے تو اپنی طرف سے پوری محنت کی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم سے دشمنی نکال لی۔ یہ کہنا کس قدر حماقت اور بیوقوفی ہے۔ گویا اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ جو کام ہم کرتے ہیں اس کا کوئی نہ کوئی نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ لیکن اچھے یا برے نتیجہ کا دارومدار ہمارے اپنے کام پر ہوتا ہے۔ کسی شخص نے 1/10 حصے کے لئے محنت کی ہے تو قانون قدرت یہی ہے کہ اس کا 1/10 حصہ نتیجہ نکلے گا۔ اب اس کے 1/10 حصے نکلنے کے یہ معنی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کی وجہ سے 1/10 حصہ نتیجہ نکلے گا ورنہ اس نے محنت تو زیادہ کی تھی۔ قانون قدرت کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا لیکن شرارتی نفس یہ کہتا ہے کہ میں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا تھا لیکن اللہ میاں نے اپنا فرض ادا نہیں کیا اور بھول گیا۔ اس سے بڑا کفر اور کیا ہو سکتا ہے۔ پس جہاں تک محنت اور کوشش کا سوال ہے نتائج ہمارے ہی اختیار میں ہیں اور اگر نتیجہ اچھا نہیں نکلتا تو سمجھ لو کہ ہمارے کام میں کوئی غلطی رہ گئی ہے۔ کوشش کرنی چاہئے کہ ہر کام کے نتائج کسی معین صورت میں ہمارے سامنے آ سکیں اور جب تک یہ نتائج سامنے نہ آئیں ہمیں آرام سے نہیں بیٹھنا چاہئے۔

بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہم نے بڑی عبادت کی، بڑی دعائیں کیں، ہمیں ہمارے مقصد نہیں حاصل ہو سکے۔ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ تو ان کو بھی سمجھ لینا چاہئے کہ یا تو جس حد تک جانا چاہئے وہاں تک نہیں پہنچے یا پھر انہوں نے منزل تو مقرر کر لی لیکن راستہ غلط لے لیا۔ پس اس پر ایک دعا کرنے والے کو غور کرنا چاہئے کہ راستہ بھی صحیح ہو اور جو جتنی محنت چاہئے وہ بھی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ کیمیا گر جب ناکام رہتا ہے تو کہتا ہے کہ ایک آنچ کی کسر رہ گئی۔ گویا وہ کیمیا بننے سے ناامید نہیں ہوتا بلکہ اپنی کوشش کا نقص قرار دیتا ہے حالانکہ کیمیا گری میں امید کی گنجائش ہی نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق بڑھنے اور اس کے قریب ہونے کی تو پوری امید ہے مگر کیمیا گر جس کی ساری عمر ہی ایک آنچ کی کسر میں گزر جاتی ہے وہ تو باوجود ہر دفعہ کی ناکامی کے ناامید نہیں ہوتا لیکن وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے قریب ہونا چاہے کامیاب نہیں ہوتا تو اپنے طریقِ عمل کا نقص قرار نہیں دیتا بلکہ خدا تعالیٰ سے ناامید ہو کر فوراً ناامید ہو جاتا ہے اور اپنی تمام کوششیں چھوڑ بیٹھتا ہے۔ پس کیمیا گر تو غلطی کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے اور سونا بننے کے خیال کو یقینی سمجھتا ہے لیکن خدا کو پانے

کی کوشش کرنے والا اپنی غلطی کو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے اور اسے چھوڑ دیتا ہے۔

آجکل کی ریسرچ کرنے والوں کا بھی یہی حال ہے۔ سالوں ایک مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ریسرچ کرتے ہیں۔ سالوں لگاتے ہیں اور پھر سالوں بعد جا کے کہیں کامیابی ملتی ہے اور وہ بھی ضروری نہیں ہے کہ جس طریق کو ایک دفعہ اپنایا ہو اسی کو اختیار کریں۔ مختلف تجربات میں مختلف طریقے بدلتے رہتے ہیں۔ پس روحانیت کے حصول اور خدا تعالیٰ کے قرب اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی اپنے طریق کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اپنی اصلاح کی ضرورت ہے اور اس کے جائزے کی ضرورت ہے۔ کس طرح اصلاح کر رہے ہیں۔ اس کے لئے اپنے نفس کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ اپنی عبادتوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے ہر قسم کے اعمال کو دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کس قسم کے ہمارے اعمال ہیں۔ اپنی سوچوں اور عقل کی درستی کی ضرورت ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے کہا کہ میں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور ان کی دعائیں سنتا ہوں اور پھر اگر وہ قریب نہیں آتا، دعائیں نہیں سنی جاتیں تو کہیں نہ کہیں، کسی جگہ ہماری کوششوں اور حالتوں میں کمی ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ گداگر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک نرگدا اور ایک دوسرا خرگدا۔ نرگدا وہ ہوتا ہے جو کسی کے دروازے پر کر آواز دیتا ہے کہ کچھ دو۔ اگر کسی نے کچھ ڈال دیا تو لے لیا۔ نہیں تو دو تین آوازیں دے کر آگے چلے گئے۔ مگر خرگدا وہ ہوتا ہے کہ جب تک نہ ملے ٹلتا نہیں۔ اس قسم کے گداگر لئے بغیر پیچھا ہی نہیں چھوڑتے اور ایسے گداگر بہت ہی تھوڑے ہوتے ہیں۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود کے پاس بھی آ کر ایک شخص بیٹھا کرتا تھا۔ وہ نہیں اٹھتا تھا جب تک کچھ لے نہ لیتا۔ وہ بیٹھا رہتا تھا جب تک حضرت مسیح موعود باہر نہ نکلتے اور اسے کچھ دے نہ دیتے۔ پھر بعض اوقات وہ رقم مقرر کر دیتا کہ اتنی رقم لینی ہے اور اگر حضرت صاحب اس سے کم دیتے تو وہ ہرگز نہ لیتا۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ مہمان اسے اتنی رقم پوری کر دیتے تھے کہ چلا جائے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اگر اس کے منہ سے کوئی رقم نکل گئی کہ یہ لینی ہے اور وہ پوری نہ ہوتی تو وہ جاتا نہ تھا جب تک رقم پوری نہ کر دی جاتی اور اگر حضرت صاحب بیمار ہوتے تو تب تک نہ جاتا جب تک صحت یاب ہو کر آپ باہر تشریف نہ لاتے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ دعا کی قبولیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان خرگدا بنے اور مانگتا چلا جائے اور خدا کے حضور دھونی رما کر بیٹھ جائے اور ٹلے نہیں جب تک کہ خدا کا فعل یہ ثابت نہ کر دے کہ اب اس کے متعلق دعا نہ کی جائے۔

خدا کا فعل کہ اب اس کے متعلق دعا نہ کی جائے کئی طرح سے ہے۔ ایک عورت مثلاً حمل میں ہے۔ آجکل کی سائنس کے مطابق یہ پتا چل جاتا ہے کہ لڑکی پیدا ہو رہی ہے یا لڑکا پیدا ہونا ہے اور آخری وقت میں آ کے بالکل پتا چل جاتا ہے۔ اس وقت یہ کہنا کہ اب لڑکا ہی ہو یہ خدا تعالیٰ کے فعل کے خلاف ہے۔ وہ تو پیدائش کا آخری وقت ہے۔ ہاں اگلے حمل کے لئے یہ دعا قبول ہو سکتی ہے کہ آئندہ حمل میں پھر اللہ تعالیٰ لڑکا دے دے یا کبھی خدا کا منشاء کھول دیا جائے اور پھر بھی انسان دعا کرتا رہے تو پھر بھی یہ غلط ہے۔ یہ بے ادبی بن جاتی ہے۔ **لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی تدبیر کو بھی نہیں چھوڑنا۔ تدبیر بھی دعا کے ساتھ ضروری ہے۔ تدبیر اور دعا مستقل مزاجی سے کرتے رہنا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتا ہے۔ تدبیر کا دعا کے ساتھ ہونا بھی بہت ضروری ہے۔** حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ تدبیر کا دعا کے ساتھ نہ ہونا بالکل غلط چیز ہے اور ایسے شخص کی دعا اس کے منہ پر ماری جاتی ہے جو صرف دعا کرتا ہو اور تدبیر نہ کرتا ہو۔ جو تدبیر اور دعا کو ساتھ نہیں رکھتا اس کی دعا نہیں سنی جاتی کیونکہ دعا کے ساتھ تدبیر کا نہ کرنا خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑنا اور اس کا امتحان لینا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ بندے اس کا امتحان لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مستقل مزاجی سے اور اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بناتے ہوئے اور تمام ظاہری پہلو اپناتے ہوئے دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا جو شہید کا جنازہ ہے۔ مکرم قمر الضیاء صاحب ابن مکرم محمد علی صاحب ساکن کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کو مخالفین نے یکم مارچ 2016ء کو دوپہر تقریباً ڈیڑھ بجے ان کے گھر کے باہر چھریوں کے وار کر کے (-) کر دیا...... واقعہ کے روز شہید مرحوم قمر الضیاء صاحب گھر سے ملحقہ اپنی دکان کو بند کر کے اپنے بچوں کو سکول سے لینے کے لئے گھر سے نکلے ہی تھے کہ دو نامعلوم حملہ آوروں نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کو گھسیٹتے ہوئے گلی میں لے گئے۔ ایک شخص نے قمر الضیاء صاحب کو دبوچ لیا اور دوسرے نے ان پر چھریوں کے ساتھ وار شروع کر دیئے۔ مکرم قمر الضیاء صاحب نے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی لیکن ان کی چھاتی، کندھے، دل اور گردن پر چھریوں کے زخم آئے۔ ایک حملہ آور نے گردن کے پیچھے چھری سے وار کیا اور چھری جسم میں پیوست چھوڑ کر موقع سے فرار ہو گئے۔ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے موقع پر ہی آپ (-) ہو گئے......

(-) مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے پڑدادا مکرم دولت خان صاحب کے ذریعہ ہوا تھا جنہوں نے اولکھ بیری ضلع گورداسپور سے قادیان جا کر حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ وفات کے بعد بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ (-) مرحوم کے دادا مکرم فتح محمد صاحب بھی بفضلہ تعالیٰ پیدائشی احمدی تھے۔ وہ بھی بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد یہ خاندان ہجرت کر کے کالیکے ناگرے ضلع سیالکوٹ میں آ کر آباد ہوا۔ (-) مرحوم کی پیدائش وہیں کی ہے۔ پھر یہ 1985ء میں کوٹ عبدالمالک آ گئے۔ (-) مرحوم نے بی کام تک تعلیم حاصل کی۔ کچھ عرصہ مختلف ادارہ جات میں ملازمت کی۔ بعد میں اپنے گھر سے ملحقہ ایک دکان کھول لی۔ کاروبار کا آغاز کیا۔ فوٹوسٹیٹ اور موبائل کی دکان بنائی۔ 2004ء میں ان کی شادی ہوئی۔ بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ نیک، ایماندار، نیک دل، نیک سیرت، شریف النفس، ملنسار شخصیت کے مالک، نہایت مخلص، فدائی اور دلیر نوجوان تھے۔ مرکزی مہمانان کی خدمت میں پیش پیش رہتے۔ جماعتی خدمات میں بھی ہمیشہ نمایاں رہے۔ ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آتے تھے۔ شہید کے بھائی مظہر علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ نمازوں کی ادائیگی کا بالعموم اور نماز جمعہ کی ادائیگی کا بالخصوص انتظام کیا کرتے تھے۔ (-) مرحوم کو باقاعدگی کے ساتھ جمعہ پڑھتے دیکھ کر دیگر غیر از جماعت دکاندار بھی اپنی دکانیں بند کر کے جمعہ کی ادائیگی کے لئے جاتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اگر یہ مرزائی جمعہ کے وقت دکان بند کر کے جا سکتا ہے تو ہمیں بھی جانا چاہئے۔ آپ اس وجہ سے بھی کبھی جمعہ نہیں چھوڑتے تھے کہ میری وجہ سے غیر احمدی لوگ بھی جمعہ کے لئے جاتے ہیں۔

آپ کی اہلیہ نے بتایا کہ گزشتہ ماہ سے (-) مرحوم کے رویے میں نمایاں تبدیلی آئی تھی اور میرا پہلے سے بڑھ کے خیال رکھتے۔ کسی سخت بات کا بھی برا نہیں مناتے تھے۔ (-) مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور اس وقت سیکرٹری اصلاح وارشاد کے عہدے پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ اس کے علاوہ بھی مختلف خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس سے پہلے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ تمام جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ (-) مرحوم کو جماعتی مخالفت کا سامنا تھا اور اس کے بارے میں پولیس اور انتظامیہ کو تحریری درخواستیں بھی دی جا چکی تھیں۔ 14۔ اگست 2012ء کو تقریباً پانچ سو افراد پر مشتمل جلوس پولیس کی نگرانی میں قمر الضیاء صاحب کے گھر کے باہر اکٹھا ہوا۔ مخالفین کے دباؤ پر ایک پولیس والے نے دکان کے کاؤنٹر پر چڑھ کر تصاویر اتارنی شروع کر دیں۔ دکان کے شٹر پر لکھے ہوئے۔ وَاللّٰہُ ...... اور ...... کو سیاہ رنگ پھیر کر مٹا دیا۔ بعد ازاں اس گھر کی دیوار پر آویزاں اَلَیْسَ ...... اور ...... کی تحریرات کو بھی چھینی ہتھوڑے سے توڑ دیا۔ آخر میں گھر کے باہر لگی نام والی تختی جس پر قمر الضیاء صاحب کے والد صاحب کا نام محمد علی لکھا ہوا تھا اس سے 'محمد' بھی چھینی ہتھوڑے سے توڑ دیا گیا۔ یہ تو ان لوگوں کی حالت ہے سوائے اس کے کہ اس پہ اِنَّا لِلّٰہ پڑھا جائے اور کیا کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح 26 جنوری 2014ء کو چالیس سے پچاس (-) کے ایک جلوس نے قمر الضیاء صاحب کو ان کی دکان سے زبردستی باہر نکال کر تشدد کا نشانہ بنانے کے علاوہ حضرت مسیح موعود کی تصویر کی بے حرمتی کی اور نازیبا الفاظ استعمال کرتے رہے۔ اس دوران پولیس موقع پر پہنچ کر قمر الضیاء صاحب کو تھانے لے گئی لیکن بعد ازاں مخالفین کے خلاف بغیر کسی کارروائی کے معاملہ رفع دفع کروا دیا۔ تو یہ مخالفانہ حالات تھے۔ دھمکیاں ان کو مستقل ملتی تھیں۔ اس وجہ سے ان کا خیال تھا کہ شاید بیرون ملک چلے جائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے شہادت کا رتبہ عطا فرمایا اور اپنے پاس بلا لیا۔

(-) مرحوم نے پسماندگان میں دو بھائی اور دو ہمشیرگان کے علاوہ والد مکرم محمد علی صاحب، اہلیہ روبی قمر صاحبہ تین بچے حذیفہ احمد عمر دس سال، بیٹی امۃ المتین عمر سات سال اور ایک دوسری بیٹی امۃ الہادی عمر چار سال چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس شہید بھائی کے درجات بلند فرمائے۔ اپنی رضا کی جنتوں میں ہمیشہ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور نعماء جنت سے نوازتا رہے۔ اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

ہائی بلڈ پریشر کا آزمودہ علاج

موجودہ مہنگائی کے دور میں علاج معالجہ بہت مہنگا ہو چکا ہے ڈاکٹروں کی بھاری فیسیں، مہنگے ٹیسٹ، قیمتی ادویات ہر کسی کے بس کا روگ نہیں رہے۔ ہم ذیل میں ایسے آزمودہ نسخہ جات تحریر کر رہے ہیں جو بفضل خدا مفید بھی ہیں اور بے ضرر بھی۔

ہائی بلڈ پریشر کا ہومیو علاج

1۔راؤولفیا سرپنٹا ئنا Rauwolfia Serp Q

فوائد:

بڑھے ہوئے خون کے دباؤ یعنی ہائی بلڈ پریشر کے لئے یہ ایک اہم ترین دوا ہے۔ یہ دوا دماغ اور مرکزی نظام اعصاب کے افعال کو فوری طور پر درست کرتی ہے اور بہت جلد مریض روبصحت ہو جاتا ہے۔

2۔کریٹیگس Q۔ (Crataegus)

یہ بہت اعلیٰ درجہ کی مقوی قلب دوا ہے۔ دل کے ہر قسم کے عوارض میں ایک انتہائی بے خطر دوا ہے۔ اگر دل کی کواڑیوں کی عضوی خرابیوں کے باعث نسیجی ابتری سے متعلقہ کمی خون کے باعث دل کے فیل ہونے کا اندیشہ ہو تو یہ ایک بہترین دوا ثابت ہوتی ہے یہ دوا نبض کی رفتار کو کم کرتی ہے اور اسے قوت بھی بخشتی ہے، تنفس میں سہولت پیدا کرتی ہے پیشاب کی مقدار کو بڑھاتی ہے اور استسقاء کے لئے نافع ہوتی ہے۔

درد قلب، اختلاج قلب دھڑکن نیز ذرا سی مشقت یا ہیجانی کیفیت سے سانس کے پھولنے کے لئے یہ ایک نہایت مؤثر دوا ہے، دل میں شدید قسم کا درد ہو جو بائیں بازو تک جائے۔ دل کے عوارض کی بنا پر ہونے والے جوڑوں کے درد کے لئے بھی یہ دوا مستعمل و مفید ہے۔ دل کی خرابیاں خواہ عضوی ہوں یا فعلی ہوں، دونوں صورتوں میں یہ دوا نافع ہوتی ہے اگر دل بڑھ گیا ہو یا پھیل گیا ہو نبض کی رفتار تیز ہو، نبض کی چال محسوس نہ ہو سکے۔ نبض بے قاعدہ ہو اور ضربیں چھوڑ چھوڑ کر چلے ان جملہ کیفیات میں یہ دوا بے حد مؤثر ثابت ہوتی ہے

ترکیب تیاری

A اور B ہر دو ٹنکچر کسی اچھی کمپنی کے 450 ایم ایل میں خرید لیں اور ان کو 1X میں تبدیل کریں، یعنی ایک حصہ دوا میں دس حصے ڈسٹلڈ واٹر ملا کر دس، بارہ جھٹکے دیں تو یہ 1X میں تبدیل ہو جائے گا۔ A اور B 1X کو باہم ملا لیں اور پانچ دس قطرے ایک گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں تین چار مرتبہ استعمال کریں جب یہ دوائی استعمال کریں تو ساتھ ہی ایک دو گلاس حسب مزاج و موسم سادہ یا ٹھنڈا پانی پئیں ہمارے تجربہ کے مطابق بفضل خدا ہائی بلڈ پریشر و دیگر عوارض قلب کا مفید، بے ضرر اور مستقل علاج ہے۔

ہومیو نسخہ نمبر 2

Phosphorus, Plumbum acetic, Kalium jodat, Glonoinum, Conium, Calcium joidt, Barium chlorat, Aurum chlorat, Arsen joidat, Arnica,

کسی ہومیو سٹور سے 30 طاقت میں لیکوئیڈ فارم 20 ایم ایل بنوا لیں اور ساتھ خالی ہومیو میٹھی گولیاں 100 گرام بھی خرید لیں اور دوا گولیوں کے اوپر چھڑکیں کہ تر ہو جائیں۔ پانچ سات گولیاں تین چار مرتبہ چوسیں۔ ہائی بلڈ پریشر کے لئے بفضل خدا بے حد مفید و موثر ہے۔ ہر دو ہومیو نسخہ جات ایک ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔

ہائی بلڈ پریشر کا گھریلو نباتاتی علاج

(1) لہسن تازہ ایک قاش یا پوتھی کتر کر کھانا کھانے کے فوراً بعد صبح و شام کھائیں۔

فوائد

عالمی سطح پر ہونے والی تازہ ترین تحقیقات کے مطابق اس کا مسلسل و باقاعدہ استعمال ہائی بلڈ پریشر کو بفضل خدا مستقلاً دور کرتا ہے۔ خون کو پتلا کرتا ہے اور ہائی کولیسٹرول میں بھی مفید ہے بدبو کے ازالہ کے لئے منہ میں چھوٹی سبز الائچی رکھیں۔

(2) چھلکا اسپغول 2 تا 4 چمچ صبح کے وقت میٹھے دہی پر ڈال کر یا سادہ پانی یا جوس حل کر کے پئیں۔

(3) بہت سی تحقیقات کے بعد پتہ چلا ہے کہ اجوائن میں ایک جز بیوٹائل فتھلائڈ پایا جاتا ہے جو بلڈ پریشر کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے، واضح ہو کہ اسی جزو کی وجہ سے اجوائن کی خوشبو ہوتی ہے، اسی مہک سے دماغ کی شریانیں کھل جاتی ہیں اور ذہنی تناؤ بھی کم ہو جاتا ہے اور اسی ذہنی تناؤ و دباؤ کی وجہ سے ہائی بلڈ پریشر کا عارضہ لاحق ہوتا ہے۔ سفوف اجوائن نصف تا ایک چمچ پانی میں 24 گھنٹے بھگو کر حسب طبیعت و موسم نیم گرم یا ٹھنڈا کر کے پئیں۔

(4) پیاز میں پروسٹا گلینڈن پایا جاتا ہے جو کہ ہائی بلڈ پریشر کو نارمل رکھنے میں معاون ہوتا ہے اس کے علاوہ اس میں اجوائن کی طرح ایک مادہ بیوٹائل فتھلائڈ پایا جاتا ہے جو ہائی بلڈ پریشر کو بڑھنے نہیں دیتا، پیاز کچا سلاد کے طور پر بھرپور مقدار میں استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔

(5) مچھلی میں اومیگا 3 روغنی تیزاب (فیٹی ایسڈ) پایا جاتا ہے جو کہ بلڈ پریشر کو قابو میں رکھتا ہے جدید تحقیقات کے مطابق ایسے افراد جو ہفتے میں کم از کم دو ایک بار مچھلی کھاتے ہیں وہ ہائی بلڈ پریشر کے عارضے سے محفوظ رہتے ہیں۔

(6) ہائی بلڈ پریشر کے لیے سفوف آملہ بہت مفید ہے روزانہ صبح آدھی چمچ تا ایک چمچ ایک گھونٹ پانی میں حل کر کے پئیں۔

(7) لیموں کے رس اور اس کے چھلکے میں وٹامن پی کی خاصی مقدار پائی جاتی ہے۔ یہ باریک رگوں کی کمزوری یا ٹوٹ جانے کا ازالہ کرتا ہے لہٰذا لیموں کی سکنجبین اور خشک املی و آلو بخارے کو پانی میں بھگو کر اس کا پانی نتھار کر چینی ملا کر بار بار پلانا ہائی بلڈ پریشر کے لئے از حد مفید ہے۔

(8) وٹامن سی ہائی بلڈ پریشر کے لیے بہت مفید پایا گیا ہے لہٰذا 3 کینو روزانہ کھانے سے ہائی بلڈ پریشر نہیں ہوتا۔

(9) کلونجی 1/4 تا نصف چمچ لہسن ایک عدد پوتھی ادرک تازہ 1/4 چمچ روزانہ استعمال کرنے سے ہائی بلڈ پریشر کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

(10) ست اجوائن، ست پودینہ، مشک کافور تمام ہم وزن لے کر شیشے کی بوتل میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں یہ حل ہو جائیں گے۔ دو قطرے صبح شام ایک چٹکی چینی یا دو چمچ پانی میں ملا کر پئیں ہائی ولو بلڈ پریشر و دیگر عوارض قلب میں مفید پایا گیا ہے۔

س: اگر کوئی شخص ایلو پیتھک ادویات ہائی بلڈ پریشر کے لئے استعمال کر رہا ہو تو کیا اس کے دوران مذکورہ بالا دوائیں استعمال کر سکتا ہے؟

ج: ایلو پیتھک ادویات کے دوران ہماری درج کردہ ادویات بیشک استعمال میں لائیں، فائدہ ہو تو ان ایلو پیتھک ادویات کا استعمال آہستہ آہستہ بند کر دیں۔ لیکن ایلو پیتھک ادویات کو یک لخت بند کر کے ان کو شروع کرنے کی غلطی نہ کریں گو کہ ہمارا درج کردہ علاج مفید بھی ہے اور بے ضرر بھی مگر قلب کا معاملہ ہونے کی وجہ سے احتیاط لازم ہے۔

س: یہ اتنے نسخہ جات ہیں کہ مریض کی توجہ منتشر ہو جاتی ہے کہ کون سا نسخہ استعمال کرے؟

ج: ان کو بغور پڑھیں اور اپنی طبیعت و مزاج و حالات کے مطابق خود نسخہ منتخب کریں۔

پرہیز غذا

تیز نمک، مرچ، مسالہ جات، گوشت، انڈے، تمباکو، کثرت چائے و کوک، ذہنی تفکرات، تلی ہوئی اشیاء، مثلاً سموسے پکوڑے، مٹھائیاں وغیرہ۔ غذا ہرے پتے والی سبزیاں، سلاد، آٹھ گلاس سادہ تازہ پانی یومیہ پینا نہ صرف ہائی بلڈ پریشر بلکہ اکثر جسمانی امراض کا قلع قمع کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

خدا کے بندے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

”خدا کے بندے کون ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اور اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں...... سچا (۔) یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تا کہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو“۔

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

مقابلہ تقریر، کوئز اور جلسہ سیرت حضرت مسیح موعود

(شعبہ وقف نو ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شعبہ وقف نو ربوہ کو مورخہ 19 اور 20 مارچ 2016ء کو یوم مسیح موعود کے حوالہ سے واقفین نو ربوہ کے مابین مقابلہ تقریر اور مقابلہ کوئز سیرت حضرت مسیح موعود اور سیمینار بعنوان سیرت حضرت مسیح موعود کروانے کی توفیق ملی۔

مورخہ 19 مارچ کو بعد نماز عصر ایوان ناصر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں مقابلہ تقریر سیرت حضرت مسیح موعود ہوا جس میں 12 حلقہ جات کے 23 واقفین نو شریک ہوئے اس کے بعد مقابلہ کوئز سیرت حضرت مسیح موعود منعقد ہوا جس میں شامل ہونے والے واقفین نو سے ابتدائی راؤنڈ میں تحریری پرچہ لیا گیا۔ اس پرچہ میں کوالیفائی کرنے والے واقفین کا زبانی انفرادی مقابلہ ہوا جس میں 15 حلقہ جات کے 31 واقفین نو شامل ہوئے۔

مورخہ 20 مارچ 2016ء کو بعد نماز عصر ایوان ناصر میں سیرت حضرت مسیح موعود کے عنوان سے ایک سیمینار رہوا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ایک واقف نو نے ”حضرت مسیح موعود کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم“ کے عنوان سے تقریر کی 2 بچوں نے قصیدہ پڑھ کر سنایا بعدہٗ اس پروگرام کے مہمان خصوصی مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی ربوہ نے سیرت حضرت مسیح موعود پر تقریر کی۔

آخر پر مہمان خصوصی نے علمی مقابلہ جات میں اعزاز پانے والے واقفین نو میں انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کروائی۔

مکرم محمد ماجد اقبال صاحب سیکرٹری وقف نو ربوہ نے شامل احباب اور واقفین نو کا شکریہ ادا کیا۔ اس سیمینار میں 22 حلقہ جات سے 133 واقفین نو اور دیگر احباب شامل کر کے کل حاضری 156 رہی۔

درخواست دعا

مکرم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب نگران متخصصین تحریک جدید ربوہ گھٹنوں کی درد اور دیگر عوارض کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ قادر مطلق شافی خدا سلسلہ کے اس دیرینہ خادم کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

بارش اور زلزلے کے جھٹکے

مورخہ 9/اپریل کی رات اور 10/اپریل 2016ء کو دوپہر کے وقت ربوہ اور اس کے گردو نواح میں بارش سے موسم خوشگوار ہوگیا، بارش کے ساتھ ٹھنڈی ہوا نے موسم کی بڑھتی شدت کو کم کردیا۔

اسی طرح 10/اپریل کو ہی ملک کے بیشتر علاقوں کی طرح ربوہ میں بھی 3:30 بجے دوپہر زلزلہ کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ زلزلے کا مرکز پاک افغان سرحد کے قریب پہاڑی سلسلہ کوہ ہندوکش میں 236 کلومیٹر گہرائی میں تھا۔ اور اس کی شدت 7.1 ریکارڈ کی گئی ہے۔جھٹکے قریباً 30 سیکنڈ سے زائد جاری رہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 12/اپریل

طلوع فجر	4:19
طلوع آفتاب	5:42
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:37
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	33 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	18 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
سراج مارکیٹ ربوہ فون: 047-6211510
0344-7801578

سٹی پبلک سکول (دارالصدر جنوبی ربوہ)
داخلے جاری ہیں
سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 2016-17 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے **داخلہ فارم** دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت
میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ
☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔
بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 8/34 دارالعلوم شرقی نور ربوہ بالمقابل بیت النور برقبہ 10 مرلہ جس میں 3 بیڈ رومز پر مشتمل کھلا ہوا دار میٹھے پانی، بجلی، گیس کی سہولیات موجود ہیں۔
رابطہ: 03336706649,03356052049

کوالیفائیڈ طبیب کی ضرورت ہے۔
مینیجر ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
047-6212434,6211434

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر یادگار روڈ۔ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ FedEx اور DHL مناسب ریٹس
نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419
047-6213567,6213767

فیصل کراکری اینڈ الیکٹرونکس
Haier الیکٹرونکس کی مکمل مصنوعات ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
(ربوہ میں Haier کے بااعتماد ڈیلر)
ریلوے روڈ ربوہ: 03239070236

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ڈبل سٹوری مکان برائے فروخت
دوعدد کمرے۔ برآمدہ۔ کچن، باتھ روم، گیس اور بجلی کنکشن واقع احمد نگر برائے فروخت ہے۔
رابطہ: 0333-6717252,0331-4300010

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

SCHOOL OF CHAMPS بہترین صاف ستھرے ماحول میں آڈیو وڈیو سسٹم کے ساتھ
بالمقابل ابراہیم چکی دارالرحمت شرقی الف نزد بیت البشیر
0333-6705013,0331-7724545,047-6211551
Daily Spoken English Classes
on Skype from Canada
Admission70%Off ماہ اپریل میں

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

VINYL CENTER
Wall Paper
Window Blinds
Glass Paper
Vinyle Tiles
False Ceiling
PVC Paneling
Curtain Cloth
12-13-LG, Glamour 1 Plaza
Township, Lahore.
Contact: 042-35151360
Mobile: 0300-4122757
0321-4251115
Email:vinylcener@yahpp.com
Interiors
A Faizan Butt

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

مبشر شال اینڈ ہوزری
انڈین شال، امپورٹڈ جرسی، سویٹر، لنگی، لاچہ، رومال اور تولیا نیز ہوزری کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
دوکان نمبر P-228 چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
041-2627489, 0307-6000388

Study in USA & Canada
Without & With IELTS
==============
After Study get P.R
Only With IELTS
or O-Level English
*Wichita State University
*Wright State University
*Algoma University
*University of Manitoba
*The University of Winnipeg
*University of Windsor
* Georgian College
*Humber College Toronto
*University of Fraser Valley
*Niagara College
Student can contact us from any city & any country
EC Education Concern
67-C, Faisal Town, Lahore, Pakistan
+92-42-35177124 / 0302-8411770 / 0331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com Skype counseling.educon

ثروت ہوزری سٹور
لوکل وامپورٹڈ جرسی، سویٹر، تولیہ، بنیان، جراب، رومال، اور ٹراؤزر، شرٹ کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
کارنر جھنگ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
Ph:0412627489
03007988298

داؤد آٹوز DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA بادامی باغ لاہور آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply

Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), **Fax:** 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com